فہرست مضامین

ھدیہ عقیدت بحضور سرور کائنات ﷺ	امام محمد بوصیری	2
اظہار تعزیت بے نظیر بھٹو شہید	ادارہ	4
اداریہ	عہد حاضر اور ہم	15
ریسرچ اسکالرز سے درخواست	چیف ایڈیٹر	39

گوشہ اردو

۱۔قتل وغارت گری کی ممانعت قرآن وسیرت طیبہ کی روشنی میں	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	47
۲۔عالمی مذاہب کے درمیان تہذیبی وثقافتی رابطہ سیرت طیبہ کی روشنی میں	پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ	57
۳۔بے لاگ احتساب کا طریقہ سیرت طیبہ کی روشنی میں	ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ	161
۴۔آپ کے آلات حرب	مولانا سعید احمد صدیقی	205
۵۔شعر وشاعری سیرت طیبہ کی روشنی میں	پروفیسر ڈاکٹر حافظ رشید احمد قاضی	219
۶۔ادیان عالم میں ہم آہنگی کے مشترکہ نکات سیرت طیبہ کی روشنی میں	پروفیسر نسرین وسیم	233
۷۔آپ کی ولادت کا پس منظر	اظہر نیاز	327
۸۔فلسفہ عدم تشدد سیرت طیبہ کی روشنی میں	مسز عرشین امام	343
۹۔آپ کا غیر مسلم وفود سے مکالمہ	مولانا ڈاکٹر شبیر احمد	351
۱۰۔خدمت خلق سیرت طیبہ کی روشنی میں	پروفیسر نادر عالم	355

۱۱۔سیرت النبیؐ مصنفہ شبلیؒ کا تحقیقی جائزہ محمد عارف عمری 363

۱۲۔قومی سیرت النبیؐ کانفرنس اسلام آباد کیلئے تجاویز پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی 377

۱۳۔حج تجاویز برائے وفاقی وزارت مذہبی امور مولانا سعید احمد صدیقی/ پروفیسر سعید الرحمن 381

گوشہ تعارف وتبصرہ کتب 387 تا 390

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

☆Moon Sighting in Ausrilia ڈاکٹر شبیر احمد☆ مقدمہ قادیانیت سیدہ نسیم ہاشمی

☆Learn Mentoring محمد اقبال☆ سہ ماہی ندای اسلام (فارسی) محمد قاسم بن کمال☆ القاسم حقانی تبصرے مولانا عبد القیوم حقانی اور سیرت وحدیث پر اہم کتب☆ مجلہ تسہیل القرآن کا تبصرہ بشریٰ کی کتاب

گوشہ علمی وتعلیمی خبریں 391 تا 419

مرتب پروفیسر عبد الحفیظ/ پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود

☆ جامعہ کراچی فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز کی لائبریری میں توسیع ☆ جامعہ کراچی میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ جمع کرانے کی مشروط اجازت ☆ علمی سرقہ میں ملوث اساتذہ کے خلاف کارروائی کا فیصلہ ☆ ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ جی آر ٹیسٹ سے مشروط مدارس کے طلباء مقابلہ سے باہر☆ شھادۃ العالمیۃ کا قضیہ اور حقائق ☆ رپورٹ سیمینار عبداللہ کالج ☆ اسلامیہ کالج میں علامہ عثمانی وندوی کی قبروں کی تزئین مکمل ☆ حمد ونعت پر ایوارڈ کے حوالہ سے حکومت سندھ کو تجاویز تجاویز ☆ ترکی میں حجاب کی اجازت ☆ امریکہ میں ہر سال مولانا روم ڈے کے انعقاد کا اعلان ☆ کالجز میں مرکزی داخلہ پالیسی ☆ جامعہ کراچی ایم اے اسلامیات کے پرچہ میں غلطیوں کی بھرمار☆ جہادی شاعری کرنے والی مسلم خاتون جرم سے بری ☆ غیر حاضر خواتین اساتذہ کی رپورٹ کرنے پر پرنسپل سے بازپرس ☆ رپورٹ سیمینار آرٹس کونسل ☆ اسکول اساتذہ کی تنخواہ میں اضافہ کیلئے ٹیسٹ ☆ 18 کالج انگلش میڈیم بنادیئے گئے ☆ پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین کو قراقرم یونیورسٹی میں تقرر پر مبارکباد☆ ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ کو پی ایچ ڈی ڈگری ایوارڈ ہونے پر مبارکباد☆ دس ہزار افغانیوں کو عیسائی بنانے والے کورین باشندوں کی بے دخلی ☆ چیف ایڈیٹر کی مصروفیات

گوشہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل 421 تا 440

مرتب: پروفیسر مفتی محمد عمار خان/محمد فیاض

☆ فہرست مضامین شمارہ ۱ تا ۶ ☆ خط پروفیسر ڈاکٹر باقر خاکوانی ☆ خط قمر عباس دھنی پور ☆ خط نعیم ملک ☆ خط رائے آفتاب احمد ☆ خط مولانا عبدالقیوم حقانی ☆ خط قطب الدین عزیز سابق وزیر خارجہ

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کراچی 441 تا 452

مرتب: پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ/ پروفیسر نسرین وسیم/ پروفیسر شائستہ سلطانہ

☆ تیسری صوبائی سیرت کانفرنس ۲۰۰۸ء کا پروگرام

☆ عہد حاضر میں مکالمہ/ ڈائیلاگ پر قومی کانفرنس کی ضرورت واہمیت — پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

گوشہ عربی

۱۔ احتفال المولدبدعة وحكم حضوره والا متناع منه — مفتی محمد نعيم — 453

۲۔ الرسول الخاتم فی مرأة الادب العالمی — مفتی محمد عظمت الله بنوی — 459

گوشہ سندھی

نعت — شاہ عبداللطیف بھٹائی — 469

۱۔ نئین عالمی نظام جی تشکیل ءِ امت مسلمہ جون ذمہ واریون تعلیمات نبویؐ جی روشنی ءِ تقابلی مطالعو — مقالہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی؛ ترجمہ نگار: پروفیسر زرینہ قاضی؛ نظر ثانی: نظیر احمد چاچڑ — 471

۲۔ نبی کریم بے مثال عادل ءِ قاضی — پروفیسر زرینہ قاضی/نظیر احمد چاچڑ — 537

گوشہ انگلش

1.TRADITION OF THE LAST PROPHET MUHAMMAD SAW9
HAD NO RESEMBLANCE WITH ANY **Muhammad Bilal**
JUDEO-CHRISTIAN TRADTION!
2.THE HOLY PROPHET MOHAMMADSAW IN THE EYES 23
OF NON-MUSLIMS **Fayyaz Ahmed**
3. WHAT NON-MUSLIMS USED TO SAY ABOUT ISLAM? 49
Umme Habiba
4. THE MIGRATION **Abu Kaleem** 66
5. SHORT HISTORY AND EDUCATIONAL SERVICES OF 69
ANJUMAN-E-ASATIZA-E-ULOOME ISLAMI **Fayyaz Ahmed**

اساتذہ کرام بالخصوص

عہدیداران، اراکین وممبران سے درخواست

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے ہماری خواہش ہے انجمن کے آئین کے مطابق زیادہ سے زیادہ سیمینارز، کانفرنسیں اور ورکشاپ منعقد کریں لیکن محدود وسائل کے سبب اس پر عمل کرنا دشوار ہوتا ہے۔

بعض اساتذہ کی رائے تھی کہ یہ اخراجات اساتذہ کرام اپنی تنخواہوں سے ادا کریں۔

لہٰذا ہم تمام اساتذہ سے درخواست کرتے ہیں وہ دام درم سخنے صوبائی وقومی سیرت کانفرنس کے لیے فوری تعاون سے آگاہ فرمائیں۔

میں ان اساتذہ کا انتہائی شکرگذار ہوں جنہوں نے اب تک تعاون فرمایا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

قرآن نمبر کی اشاعت کا پروگرام

جولائی ۲۰۰۸ء میں قرآن نمبر کی اشاعت کا پروگرام ہے اصول تحقیق کی روشنی میں جون تک ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہوسکتے ہیں

قارئین و محققین کیلئے مختصر تعارف

ششماہی انٹرنیشنل

علوم اسلامیہ

اردو، عربی، انگریزی، سندھی

قیمت:200روپے، پاکستان میں ڈاک خرچ25روپے

حکومت پاکستان کی وزارت اطلاعات سے منظور شدہ ورجسٹرڈ ہے جلد ایچ ای سی اسلام آباد سے بھی منظور ہو جائے گا امریکہ کے عالمی انٹرنیشنل ادارہ الرش پیروڈیکل(AL-Rich's Periodicals) میں درج کرلیا گیا ہے اور ۲۰۰۷ء کی سپلیمنٹ ڈائریکٹری میں شائع ہو چکا ہے

اس کے علاوہ فرانس کے انٹرنیشنل سینٹر(International Centre) نے بھی بحیثیت "تحقیقی مجلّہ" خصوصی نمبرISSN 1994-2397 الاٹ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں اس مجلّہ کا مفت مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یونیورسٹیز و دینی جماعت کے محققین کے علمی مقالات مجلّہ میں شائع ہوتے ہیں۔ سال میں دو شمارے شائع ہوتے ہیں پہلا شمارہ محرم تا جمادی الثانی مطابق فروری تا جولائی سیرت النبی نمبر ہوتا ہے دوسرا شمارہ رجب تا ذی الحج مطابق اگست تا جنوری جنرل موضوعات پر مشتمل ہوتا ہے اب تک پانچ شمارے شائع ہو چکے ہیں چھٹا زیر اشاعت ہے جس کی تفصیل یہ ہے

۱۔ ۲۰۰۵ء کا پہلا شمارہ سیرت النبی کا مذہبی رواداری نمبر تھا(۴۲۸صفحات)

۲۔ ۲۰۰۵ء کا دوسرا شمارہ تعلیم و تحقیق نمبر تھا(۴۶۸صفحات)

۳۔ ۲۰۰۶ء کا پہلا شمارہ سیرت النبی نمبر تھا(۵۹۲صفحات)

۴۔ ۲۰۰۶ء کا دوسرا شمارہ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر تھا(۴۶۴صفحات)

۵۔ ۲۰۰۷ء کا پہلا شمارہ سیرت النبیؐ نمبر پر غیر مسلموں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک نمبر تھا(۶۴۰صفحات)

۶۔ ۲۰۰۷ء کا دوسرا شمارہ عربی زبان وادب نمبر ہے(۵۷۶صفحات)

۷۔ ۲۰۰۸ء کا پہلا شمارہ سیرت النبیؐ نمبر ہے(۶۲۴صفحات)

۸۔ ۲۰۰۸ء کا دوسرا شمارہ علوم القرآن پر مشتمل ہوگا(جون ۲۰۰۸ء تک ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہوسکتے ہیں)

۹۔ ۲۰۰۹ء جنوری تا جون پہلا شمارہ سیرت النبیؐ پر مشتمل ہوگا(نومبر ۲۰۰۸ء تک ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہوسکتے ہیں)

مجلّہ میں ترجیحی طور پر صرف وہ مضامین شائع کئے جاتے ہیں جو اصول تحقیق کے مطابق مکمل حوالہ جات کے ساتھ ہوں

خط و کتابت کیلئے ہیڈ آفس: مکان نمبر162 سیکٹرL/8اورنگی ٹاؤن کراچی فون03002664793

اسکیم برائے تبادلہ مجلّہ واشتہار

بے شمار خطوط مجلّہ کے اعزازی اجراء کے سلسلہ میں موصول ہوتے ہیں جس کی تعمیل ممکن نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ مجلّہ بہت ضخیم ہوتا ہے جس پر کافی اخراجات ذاتی تنخواہ سے ادا کئے جاتے ہیں

لہٰذا مجلّہ حاصل کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ اپنا مجلّہ جاری کر دیں ہم تبادلہ میں اپنا مجلّہ ارسال کریں گے دوسری صورت تبادلہ اشتہار کی ہے

آپ ہمارے مجلّہ میں موجود ''مختصر تعارف علوم اسلامیہ'' کا اشتہار اپنے مجلّہ میں شایع کر دیں اور اس کی ایک کاپی ہمیں ریکارڈ کیلئے ارسال فرما دیں ہم بھی آپ کے ارسال کردہ مجلّہ کا اشتہار (بلیک اینڈ وائٹ) بلا معاوضہ اپنے مجلّہ میں شائع کر دیں گے۔

واضح رہے ہمارا مجلّہ ویب سائٹ پر بھی جاری کیا جاتا ہے اور دنیا بھر میں مفت مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اداریہ

عہد حاضر اور ہم

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے خون پھر خون ہے بہتا ہے تو جم جاتا ہے

معزز قارئین ایک مجلّہ سے دوسرے مجلّہ کے اجراء کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے اس دوران ملک میں بڑی تبدیلیاں آچکی ہیں متحدہ مجلس عمل منتشر ہوگئی مولانا حسن جان اور بے نظیر بھٹو کو شہید کر دیا گیا عام انتخابات میں ق لیگ زیرو لیگ بن گئی سندھ دیہی میں پیپلز پارٹی اور شہری علاقہ میں متحدہ قومی موومنٹ نے کامیابی حاصل کی لال مسجد کو پامال کرنے والے اپنے انجام کو پہنچ گئے خودکش حملوں کی نہ رکنے والی سیریز نے ملک کے ارباب حل وعقد کو چاروں شانے چت کر دیا ہے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے اور سب سے قابل مذمت پہلو ڈنمارک کے سترہ اخبارات نے دوبارہ گستاخانہ کارٹون شائع کیے جس پر پاکستان سمیت دنیا بھر میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔

عالمی قوتوں کی ناکامی وپریشانی

صورت حال یہ ہے عالمی قوتیں اپنے ناپاک عزائم میں مسلسل ناکام ہورہی ہیں مسلم ممالک کی معدنی دولت ودیگر وسائل پر نیو ورلڈ کے تناظر میں جو قبضہ کا خواب تھا وہ پورا نہ ہوسکا کوریا، عراق، افغانستان وایران میں منہ کی کھانی پڑی۔

9/11 کے بعد اسلام اور مسلمانوں کو جس وحشیانہ انداز میں نشانہ بنایا گیا اس سے عالمی قوتوں کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوا لوگ پہلے سے بھی زیادہ اسلام میں شامل ہونے لگے جس سے دشمنان اسلام جھنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگے ہیں۔

کاؤنسل آف امریکہ اسلامک ریلیشن کے مطابق امریکہ میں ہر سال بیس ہزار افراد اسلام قبول کررہے ہیں فلپائن میں ہر سال چھ ہزار افراد اسلام قبول کررہے ہیں گزشتہ سال اسرائیل میں ۷۰ افراد نے اسلام قبول کیا دنیا کی بے شمار اہم شخصیات نے اسلام قبول کیا ہے اس صورت حال نے دشمن کو بوکھلا کر رکھ دیا ہے

مسلمان تو مسلمان خود بہت بڑے عیسائی عالم دین نے برطانیہ میں مسلمانوں کیلئے شرعی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کر دیا ہے جس سے دنیائے عیسائیت میں بھونچال آ گیا ہے جناب اشتیاق بیگ

صاحب لکھتے ہیں

آرچ بشپ آف کنٹر بری ڈاکٹر رووان ولیمز کے اس بیان نے کہ برطانیہ میں مقیم 18 لاکھ مسلمانوں کیلئے اسلامی شریعت کے قانون کا نفاذ ناگزیر ہے۔گویا ایک طوفان برپا کردیا ان کے اس بیان نے جہاں ایک طرف وہاں رہنے والے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑا دی وہاں برطانوی (عیسائی) باشندوں کو صدمے سے دوچار کیا۔ یہ بیان کسی مسلمان عالم دین یا مفتی کا نہیں بلکہ معروف چرچ آف انگلینڈ جسے دنیا میں ''گرجوں کی ماں'' کہا جاتا ہے کے سینئر ترین مذہبی رہنما آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر رووان ولیمز کا ہے جو عیسائی مذہبی فرقے اینجلیکل کے ماننے والے 7 کروڑ 70 لاکھ افراد کے روحانی پیشوا ہیں اور جن کی رائے کو انگلینڈ کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی بڑی اہمیت دی جاتی ہے انہوں نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ برطانیہ میں برطانوی قانون کے ساتھ ساتھ اسلامی شریعت کے بعض قوانین کو بھی ملک کے قانونی نظام کا حصہ ماننا پڑے گا۔ برطانیہ میں جس طرح دیگر مذاہب جن میں یہودیت، اور سکھوں کی مذہبی رسومات کو برطانوی قوانین میں گنجائش دی گئی ہے اسی طرح مسلمانوں کی رسومات کو بھی تعمیری گنجائش دینی چاہیئے۔ رووان ولیمز کے اس بیان سے گویا برطانیہ میں بھونچال سا آ گیا اور بشپ کے خلاف نہ ختم ہونیوالے بیانات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

میں ایک دن قبل ہی نجی دورے پر برطانیہ آیا تھا۔ ارچ بشپ کے بیان کے اگلے روز جب میں نے صبح کے اخبارات دیکھے تو تقریباً ہر اخبار میں ان کے بیان پر انگلینڈ کے مختلف حلقوں کی جانب سے کڑی تنقید پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ جمہوری روایات، برداشت اور اظہار رائے کی آزادی کے دعویدار ملک اور معاشرے میں انگلینڈ کے اس نمایاں اور اہم پادری کے اس بیان پر شدید غم و غصے اور ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ برطانوی وزیر اعظم نے آرچ بشپ کے اس بیان کے ردعمل میں کہا کہ برطانیہ میں صرف انہی قوانین کی گنجائش ہے جن کی بنیاد برطانوی اقدار پر ہے۔سب سے کڑی تنقید ان کے پیشرو لارڈ جارج کیرے نے کی اور کہا کہ اسلامی قوانین کی حیثیت کو تسلیم کرنا برطانیہ کیلئے تباہ کن ہوگا۔ انہوں نے اور چرچ کے دیگر اراکین نے رووان سے مطالبہ کیا کہ وہ

مستعفی ہوجائیں۔

برطانیہ کے مذہبی حلقوں کے علاوہ سیاسی حلقوں نے بھی اس بیان پر بشپ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور اس بیان کو تباہی کی ترکیب قرار دیا (Recipe of disaste) لارڈ بشپ کو ایک احمق، خبطی اور بوڑھے بکرے سے تشبیہ دی گئی۔ بشپ نے اپنا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بیان کا مطلب یہ تھا کہ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو برطانوی معاشرہ میں ضم کرنے کے لئے ان کے عائلی قوانین مثلاً شادی بیاہ، طلاق وعدت اور وراثت وغیرہ کے کچھ قوانین کو برطانیہ میں قانونی حیثیت دی جائے۔ میرا مطلب ہرگز یہ نہ تھا کہ تمام اسلامی شرعی قوانین کو برطانوی قوانین کا حصہ بنایا جائے بلکہ میرا مطلب صرف ان قوانین سے تھا، جو مسلمانوں کی عائلی زندگی سے متعلق ہیں پہلے ہی تسلیم کرتا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے شادی بیاہ، مالیاتی اور خاندانی تنازعات کو اسلامی شریعت کے مطابق حل کرنے کا حق ملنا چاہئے

برطانیہ کے شہر لندن میں جولائی ۲۰۰۵ء میں لندن انڈر گراؤنڈ ریلوے اسٹیشن میں ہونے والے خودکش حملوں (جن میں ملوث ہونے کا الزام چار پاکستانی نژاد لوگوں پر تھا) کے بعد برطانیہ میں اس بحث کا آغاز ہوا کہ مسلمانوں کو برطانوی معاشرے میں کس طرح ضم کیا جائے۔ برطانیہ میں مقیم مسلمان اپنی اسلامی شناخت کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اپنی شادی بیاہ، خلع، عدت، وراثت ،حلال اور حرام کے مطابق دی جانے والی ہدایات اور دیگر معاملات کو اسلامی شریعت کے مطابق حل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں جن کو برطانوی قوانین مسلمانوں کے ان معاملات کو شریعت کے مطابق حل کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ میں نے برطانیہ میں موجود اپنے قیام کے دوران اپنے ایک دوست برطانوی کابینہ کے پہلے مسلمان وزیر شاہد ملک کی شادی میں شرکت کی۔ یہ شادی اسلامی روایات کے مطابق ہوئی۔ دولہا دولہن کا نکاح والدین اور گواہوں کی موجودگی میں مولوی صاحب نے پڑھایا۔ تاہم وہاں کے قانون کے مطابق شادی کی اس قت تک کوئی قانونی حیثیت نہیں جب تک وہاں کے قانون کے مطابق مسلمان جوڑے مقامی کونسل میں پیش ہوکر ان کے طریقہ سے شادی نہ کریں۔ واضح ہو کہ برطانیہ میں مسلمانوں میں شادیاں اسلامی طریقہ سے

کرنے کا رواج ہے۔۔ کچھ اسی طرح کے مسائل کا سامنا علیحدگی کے معاملات میں بھی کرنا پڑتا ہے۔ جہاں طلاق یافتہ عورت کی عدت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسی طرح وراثت کے اسلامی قانون کو برطانوی حکومت تسلیم نہیں کرتی۔ اگر برطانیہ میں اسلامی عائلی قوانین کو تسلیم کرلیا جائے تو مسلمان اس دوہرے نظام کی مشکلات سے بچ جائیں گے۔ واضح ہو کہ اس وقت برطانیہ میں مقیم لاکھوں مسلمان اپنے مسائل کے حل کیلئے وہاں موجود علماء سے رجوع کرتے ہیں۔

برطانیہ میں شرعی قوانین کے مطابق بڑی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اور ناواقفیت کا عالم یہ ہے کہ شرعی قوانین سے مراد چار شادیاں، چور کے ہاتھ کاٹ دینا اور زانی کو سنگسار کردینے کا نام شریعت ہے۔ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران میں نے وہاں ٹی وی پر جتنے بھی مباحثے دیکھے ان سب میں شریعت کو اسی تناظر میں دیکھا گیا اور خوف کا اظہار کیا گیا حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

لندن میں میری ملاقات ایک ایسے برطانوی سے ہوئی جسے سوڈان میں اسلامی شریعت کے قوانین کا تجربہ حاصل ہوا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ اسلامی شریعت کا قائل ہے کیونکہ جب وہ وہاں مقیم تھا تو ایک مسلمان سے اس کا کسی بات پر ایک تنازع ہوگیا اس کا معاملہ وہاں کی شرعی عدالت میں گیا جس نے اسلامی شریعت کے مطابق دونوں فریقوں کو بلا کر ان کا موقف سنا، گواہوں کے بیانات سنے اور چند گھنٹے میں گورے کے حق میں فیصلہ دے دیا، جس سے وہ بے حد متاثر ہوا، اس نے مجھے بتایا کہ اگر وہ برطانیہ میں ہوتا تو اسے طویل عدالتی مراحل سے گزرنے کے علاوہ وکیل اور عدالتی کارروائی پر بھاری رقم بھی ادا کرنی پڑتی اس کا قیمتی وقت اور کاروبار کا بھی ضیاع ہوتا (روزنامہ جنگ کراچی ۲۰ فروری ۲۰۰۸ء)

ایک طرف برطانیہ میں آرچ بشپ مسلمانوں کیلئے شرعی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کررہا ہے جبکہ یورپ کے دیگر ممالک جن میں ڈنمارک، نیدرلینڈ اور اسپین جیسے ممالک شامل ہیں کے 17 نمایاں اخباروں نے ایک دوسرے سے یکجہتی کے طور پر حضور اکرم ؐ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے اہانت آمیز خاکوں کی اشاعت کی ہے۔ جس سے دنیا بھر کے ایک ارب تیس کروڑ مسلمانوں کی شدید دل آزاری ہوئی ہے اور دنیا کے مختلف مسلم ممالک میں مظاہروں کا سلسلہ شروع

ہوگیا ہے۔ ڈنمارک کی پولیس نے ۳ مسلمانوں کو جن کا تعلق مراکش اور تیونس سے ہے گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ تین افراد اس گستاخ رسول آرٹسٹ کو قتل کرنا چاہتے تھے جس نے حضورؐ کے اہانت آمیز خاکے بنائے۔

اپنے آپ کو مہذب، تعلیم یافتہ اور شائستہ کہنے والے یہ ممالک جہاں انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کے تحفظ کیلئے بھی قوانین مرتب کئے گئے ہیں کیا یہ المیہ نہیں کہ جانوروں کو تکلیف دینے والے کو مجرم تصور کر کے انہیں سزا دی جاتی ہے لیکن مذاہب کے احترام اور انبیاء کی عصمت کے تحفظ کیلئے قانون نہیں اور اس قانون کی عدم موجودگی کی وجہ سے ایک ارب ۳۰ کروڑ مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور انہیں ذہنی اذیت دینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، انہیں ایوارڈ دیا جاتا ہے نیشنیلٹی فراہم کی جاتی ہے کیا ان کے نزدیک اربوں مسلمانوں کی تکلیف کا احساس جانوروں کی تکلیف کے احساس سے بھی کم ہے

اشتیاق بیگ لکھتے ہیں فرانس میں قیام کے دوران ایک صبح ناشتہ کرتے ہوئے ایک یورپی اخبار کی نمایاں خبر نے مجھے چونکا دیا۔ خبر کچھ یوں تھی ''مسلمان اگر ہالینڈ میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں آدھے قرآن شریف کو پھاڑنا ہوگا اور اگر آج حضور اکرمؐ زندہ ہوتے تو میں اس وقت تک ان کا تعاقب کرتا جب تک وہ ملک چھوڑ کر نہ چلے جاتے (نعوذ باللہ)''

یہ بیان ہالینڈ کے ایک امیگریشن مخالف سیاستدان اور رکن پالیمنٹ گیرٹ ورلڈز نے ہالینڈ کے ایک اخبار ڈی پیریز کو دیا۔ اس نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ یورپ میں اسلام ایک سونامی کے طوفان کی مانند پھیل رہا ہے اور مسلمانوں کی تعداد میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جلد ہی آپ کو محسوس ہوگا کہ آپ اپنے ہی ملک میں اقلیت ہیں اور کسی اسلامی ملک میں رہ رہے ہیں ایک وقت ہوگا کہ مسجدوں کی تعداد چرچوں کی تعداد سے تجاوز کر جائے گی۔ گیرٹ ورلڈز نے انگلینڈ سے مسلم امیگریشن اور نئی مساجد کی تعمیر پر پابندی لگانے کا بھی مطالبہ کیا۔ حالانکہ ہالینڈ میں اس وقت دس لاکھ سے زیادہ مسلمان مقیم ہیں۔

گیرٹ ورلڈز ۲۰۰۴ء سے پولیس کی حفاظت میں زندگی گزار رہا ہے۔ اس وقت سے جب سے

اس کے قریبی دوست فلم ساز وین گوگ کو ایک مراکشی مسلمان نے اس لئے مار ڈالا کہ اس نے ہالینڈ کی ایک ماڈل خاتون کے برہنہ جسم پر قرآنی آیات تحریر کروا کر اسے آرٹ کا ایک شاہکار قرار دیا تھا (نعوذ باللہ) اور اس کی فلمبندی بھی کی تھی۔

''چوری اور سینہ زوری'' کے مصداق کے مطابق ڈنمارک کے وزیر اعظم اینڈ رہوگ راسمون نے کہا ہے کہ پیغمبر اسلام کے کارٹونوں کی اشاعت سے ملک کی بیرونی ساکھ پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے، میرے خیال میں لوگ اس واقعے کو بھول چکے ہیں۔ امریکی خبر رساں ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے ڈینش وزیر اعظم نے کہا کہ میرے خیال میں حقیقتاً یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا، کم از کم عام آدمی کیلئے ڈنمارک کا موقف ظاہری لحاظ سے بہت بہتر ہے، ایمانداری سے سوچا جائے تو لوگ اس کو بھول چکے ہیں۔ انہوں نے ڈنمارک کے خلاف وقتاً فوقتاً دہشت گرد حملوں کی دھمکی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک کارٹون کی اشاعت کا تعلق ہے تو میں اس کو صرف اظہار آزادی صحافت کی ایک علامت سمجھتا ہوں (ہفت روزہ اخبار المدارس کراچی)

ڈنمارک کی حکومت جسے اظہار رائے کی آزادی سمجھتی ہے مسلمان اسے اہانت رسول سمجھتے ہیں جس کی سزا موت ہے۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے مسلمانوں نے اس مسئلہ میں کبھی تساہل نہیں برتا۔

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور گستاخ رسول

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کا نام اسلامی تاریخ میں ہمیشہ عزت واحترام سے لیا جائے گا جو تاریخ کی آبرو اور حکمران قوم کا بھرم تھا۔ وہ عظیم شخصیت جس کا نام سنتے ہی مغربی دنیا کانپ اٹھتی تھی، جس کی تلوار ساری عمر خدا کی راہ میں بے نیام رہی، جس نے اسلام کی حمایت میں تنہا متحدہ عیسائی دنیا کا مقابلہ کیا اور مرتے مرتے تثلیث کے مقابلے میں اسلام کے علم کو بلند رکھا۔

آج بھی جب اس عظیم انسان کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہماری زندگیوں کی تاریکیوں میں اس کے کارنامے اور سرفروشانہ جدوجہد روشنی کا مینار ثابت ہوتے ہیں، یوں تو صلاح الدین کا مقصد سرزمین شام سے صلیبیوں کو نکالنا تھا لیکن بعض اندرونی مصالح سے فرنگی فرماں رواؤں سے وقتی صلح ہوگئی تھی لیکن ریجی نالڈ برابر اپنے معاملے سے ہٹتا جا رہا تھا۔ مسلمان تاجروں کے

قافلوں کو لوٹنا اس کا محبوب مشغلہ تھا

ایک مرتبہ ۱۱۸۶ء میں مسلمان تاجروں کے ایک قافلے کو لوٹ کر اہل قافلہ کو گرفتار کرلیا۔ جب ان لوگوں نے رہائی کا مطالبہ کیا تو اس نے مذاق کے لہجے میں جواب دیا۔

''تم محمدؐ پر ایمان رکھتے ہو اسے کیوں نہیں کہتے کہ وہ آکر چھڑا لے''

جس وقت صلاح الدین ایوبیؒ کو ریجی نالڈ کی اس گستاخانہ گفتگو کی خبر ملی تو اس نے قسم کھا کر کہا ''اس صلح شکن کافر کو خدا نے چاہا تو میں اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا''

صلیبی لڑائیوں کے سلسلے میں ایک موقع پر فرنگیوں کو شکست ہوگئی۔ فرنگی شہنشاہ وشہزادے قید ہوکر سلطان صلاح الدین ایوبی کے سامنے پیش ہوئے ہیں۔ لین پول کے بیان کے مطابق اس جنگ میں گائی، پاٹلیون، ریجی نالڈ بھی گرفتار تھے۔

سلطان ایوبیؒ نے گائی کو تو پہلو میں جگہ دی اور باقی امراء کو حسب مراتب بٹھایا، سلطان صلاح الدین ایوبی کو دیکھ کر ریجی نالڈ کو اپنی بداعمالیاں یاد آگئیں اور ساتھ ہی ساتھ سلطان کی قسم بھی یاد آگئی جس نے ریجی نالڈ کا خون خشک کردیا۔

گائی کی دلی تمنا تھی کہ سلطان ریجی نالڈ کو معاف کردے لیکن سلطان ایوبی نے گائی کو اس کی تمام بداعمالیاں یاد دلائیں اور یہ بھی کہا کہ اس وقت میں محمد رسول اللہ سے مدد چاہتا ہوں اور یہ کہہ کر اپنے ہاتھوں سے ریجی نالڈ کا سر قلم کردیا

گائی ریجی نالڈ کا یہ انجام دیکھ کر بہت خوف زدہ ہوا لیکن سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے ان کو اطمینان دلایا کہ ہم مسلمانوں کا دستور نہیں ہے کہ لوگوں کو خواہ مخواہ قتل کرتے رہیں۔ ریجی نالڈ کو تو صرف اس کی حد سے بڑھتی ہوئی بداعمالیوں کے نتیجے میں حضور اکرمؐ کے ساتھ گستاخی کی پاداش میں قتل کیا گیا ہے۔ (کتاب الروضتین جلد۲ صفحہ نمبر۸۱ و ابن جریر طبری ج/۱۱ ص/۲۰۲)

ایک اور گستاخِ رسول کا انجام

دوران جنگ عمودیہ کے محاصرہ کے دوران ایک شخص دیوار پر کھڑا ہوکر العیاذ باللہ نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کرتا تھا، مسلمانوں کیلئے اس سے بڑھ کر تکلیف کی کیا بات ہوسکتی تھی، ہر مجاہد کی خواہش

تھی کہ اس منحوس کو ہلاک کرنے کی سعادت اس کے حصے میں آئے، لیکن وہ تیروں اور حملوں کی زد سے محفوظ ایسی جگہ کھڑا ہوتا تھا جہاں سے اس کی آواز تو سنائی دیتی تھی لیکن اسے موت کے گھاٹ اتارنے کی تدبیر سمجھ میں نہ آتی تھی۔

یعقوب بن جعفر نامی ایک شخص لشکر اسلام میں ایک بہترین تیز انداز تھا، گستاخ رسول حسب معمول ایک دن دیوار پر چڑھا کر شان رسالتؐ میں بکواس کرر ہا تھا کہ یعقوب بن جعفر نے اس پر تیر پھینکا اور اللہ کی شان وہ تیر سیدھا اس گستاخ کے سینے پر جا کر لگا وہ وہیں ہلاک ہوگیا، اس موقع پر فضاء نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی، یہ مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا مقام تھا

وقت کے خلیفہ معتصم باللہ نے اس تیر انداز یعقوب بن جعفر کو بلایا اور کہا کہ آپ اپنے اس تیر کا ثواب مجھے فروخت کر دیجیے، مجاہد نے کہا ثواب فروخت نہیں کیا جاتا، کہا میں آپ کو پھر ترغیب دیتا ہوں اور ایک لاکھ درہم اسے دیئے۔ مجاہد یعقوب کہنے لگا مجھے ساری دنیا اس عمل کے بدلے میں دے دی جائے تو بھی اس کے عوض اس تیر کا ثواب فروخت نہیں کروں گا البتہ اس تیر کا ثواب بغیر کسی عوض کے آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔

خلیفہ اس قدر خوش ہوگیا کہ گویا اسے سارا جہاں مل گیا، پھر خلیفہ بولا آپ نے تیراندازی کہاں سے سیکھی ہے؟ کہنے لگا بصرہ میں واقع ایک گھر میں کہا کہ وہ گھر مجھے فروخت کر دیں۔ مجاہد نے جواب دیا وہ گھر مجاہدین کیلئے وقف ہو چکا ہے لہٰذا اسے فروخت نہیں کیا جاسکتا۔

(بنگش، مفتی عبدالمومن۔ روشن اسلامی تاریخ کے دلچسپ واقعات مکتبہ البخاری کراچی نومبر ۲۰۰۴ء ص/۱۷۳)

لہٰذا ملکی وغیر ملکی غیر مسلمانوں کو اس بات کو سمجھ لینا چاہئے مسلمان خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو وہ حب رسول اور دفاع رسالت میں کسی سے پیچھے نہیں اس قسم کی حرکتوں سے دنیا میں اظہار رائے کی آزادی کو فروغ ہوگا نہ عالمی امن قائم ہوگا۔

یاد رہے ۲۰۰۶ء میں بھی یہ واقعہ رونما ہوا جس پر ہم نے علمی انداز میں جواب دینے کیلئے صوبہ سندھ کی سطح پر دوسری صوبائی سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد کی تھی جس کا موضوع تھا غیر مسلموں کے حقوق